

آیت چالیس — نمبر بائیس کی پوشیدہ تاریخ

حزقی ایل نمبر تین

Jeff Pippenger

2026-08-08

حزقی ایل ایک کاہن ہے جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کے مہر کیے جانے کے زمانہ میں خدمت انجام دے رہا ہے۔ پہلے باب میں حزقی ایل کو مقدس میں لے جایا جاتا ہے۔

اور تیسویں برس، چوتھے مہینے کی پانچویں تاریخ کو یوں ہوا کہ جب میں دریائے کبار کے کنارے اسیری میں لے جائے گئے لوگوں کے درمیان تھا، تو آسمان کھل گئے، اور میں نے خدا کی رویائیں دیکھیں۔ مہینے کی پانچویں تاریخ کو، جو بادشاہ یہویاکین کی اسیری کے پانچویں سال میں تھی، کلام خداوند خداوند نے بوضی کے بیٹے حزقی ایل کاہن پر، کسیدیوں کے ملک میں دریائے کبار کے کنارے، صراحت کے ساتھ نازل ہوا؛ اور وہاں خداوند کا ہاتھ اُس پر تھا۔

اور میں نے نگاہ کی، اور دیکھو، شمال کی طرف سے ایک بگولا آتا ہوا دکھائی دیا، ایک بڑا بادل، اور ایک آگ جو اپنے آپ میں لپٹتی جاتی تھی، اور اس کے گرداگرد ایک تابانی تھی، اور اس کے بیچوں بیچ سے، آگ کے بیچوں بیچ سے، کہربا کے مانند ایک رنگ نمودار ہوا۔ اور اس کے بیچوں بیچ سے چار جاندار مخلوقات کی سی صورت ظاہر ہوئی۔ اور ان کی صورت یہ تھی: ان میں انسان کی سی شبابت تھی۔ اور ہر ایک کے چار چہرے تھے، اور ہر ایک کے چار پر تھے۔ اور ان کے پاؤں سیدھے پاؤں تھے؛ اور ان کے پاؤں کے تلوے بچھڑے کے پاؤں کے تلووں کی مانند تھے؛ اور وہ صیقل کیے ہوئے پیتل کی مانند چمکتے تھے۔ اور ان کے چاروں پہلوؤں میں ان کے پروں کے نیچے انسان کے ہاتھ تھے؛ اور ان چاروں کے اپنے چہرے اور اپنے پر تھے۔ ان کے پر ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے؛ جب وہ چلتے تھے تو مڑتے نہ تھے؛ وہ ہر ایک سیدھا آگے ہی آگے جاتا تھا۔ اور ان کے چہروں کی شبابت یہ تھی کہ ان چاروں کے دہنی طرف انسان کا چہرہ اور شیر کا چہرہ تھا؛ اور ان چاروں کے بائیں طرف بیل کا چہرہ تھا؛ ان چاروں کے عقاب کا چہرہ بھی تھا۔ یہی ان کے چہرے تھے؛ اور ان کے پر اوپر کی طرف پھیلے ہوئے تھے؛ ہر ایک کے دو پر ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے، اور دو ان کے بدنوں کو ڈھانپے ہوئے تھے۔

اور وہ ہر ایک سیدھا آگے ہی آگے جاتے تھے؛ جدھر روح کو جانا ہوتا تھا، اُدھر ہی وہ جاتے تھے؛ اور جاتے وقت مڑتے نہ تھے۔ اور ان جانداروں کی شبیہ ایسی تھی کہ ان کا منظر آگ کے دھکتے ہوئے انگاروں اور مشعلوں کی مانند تھا؛ اور وہ آگ ان جانداروں کے درمیان اوپر نیچے پھرتی تھی؛ اور وہ آگ نہایت روشن تھی، اور اُس آگ میں سے بجلی نکلتی تھی۔ اور وہ جاندار دوڑتے اور لوٹتے تھے، اور ان کا منظر بجلی کی چمک کی مانند تھا۔ اور جب میں ان جانداروں کو دیکھ رہا تھا، تو دیکھو، ان جانداروں کے پاس زمین پر ایک پہیہ تھا، ان کے چاروں چہروں کے ساتھ۔ اور ان پہیوں کی صورت اور ان کی ساخت زبرجد کے رنگ کی مانند تھی؛ اور وہ چاروں ایک ہی شبیہ رکھتے تھے؛ اور ان کی صورت اور ان کی ساخت ایسی تھی گویا ایک پہیے کے درمیان ایک اور پہیہ ہو۔ جب وہ چلتے تھے تو اپنی چاروں سمتوں میں چلتے تھے؛ اور چلتے وقت مڑتے نہ تھے۔ اور ان کے گھیرے اتنے بلند تھے کہ ہیبت ناک معلوم ہوتے تھے؛ اور ان چاروں کے گھیرے چاروں طرف آنکھوں سے بھرے ہوئے تھے۔ اور جب وہ جاندار چلتے تھے تو پہیے بھی ان کے ساتھ ساتھ چلتے تھے؛ اور جب وہ جاندار زمین سے اٹھائے جاتے تھے تو پہیے بھی اٹھائے جاتے تھے۔ جدھر روح کو جانا ہوتا تھا، اُدھر ہی وہ جاتے تھے؛ اُدھر ہی ان کی روح کو جانا ہوتا تھا؛ اور پہیے ان کے مقابل اٹھائے جاتے تھے؛ کیونکہ جاندار کی روح پہیوں میں تھی۔

جب وہ چلتے تھے تو یہ بھی چلتے تھے؛ اور جب وہ کھڑے ہوتے تھے تو یہ بھی کھڑے ہوتے تھے؛ اور جب وہ زمین سے بلند کیے جاتے تھے تو پہیے بھی ان کے مقابل اوپر اٹھائے جاتے تھے، کیونکہ جاندار مخلوق کی روح پہیوں میں تھی۔ اور جاندار مخلوق کے سروں کے اوپر فلک کی شبیہ بولناک بلور کے رنگ

کی مانند تھی، جو ان کے سروں کے اوپر پھیلی ہوئی تھی۔ اور فلک کے نیچے ان کے پر سیدھے تھے، ایک دوسرے کی طرف؛ ہر ایک کے دو تھے، جو اس طرف ڈھانپتے تھے، اور ہر ایک کے دو تھے، جو اُس طرف ان کے بدنوں کو ڈھانپتے تھے۔ اور جب وہ چلتے تھے تو میں نے ان کے پروں کی آواز سنی، بڑی آبشاروں کے شور کی مانند، قادرِ مطلق کی آواز کی مانند، کلام کی آواز کی مانند، لشکر کے شور کی مانند؛ جب وہ کھڑے ہوتے تھے تو اپنے پر جھکا لیتے تھے۔ اور فلک سے جو ان کے سروں کے اوپر تھا، ایک آواز آتی تھی، جب وہ کھڑے ہوتے تھے اور اپنے پر جھکا لیتے تھے۔ اور اس فلک کے اوپر جو ان کے سروں پر تھا، ایک تخت کی شبیہ تھی، جو نیلم کے پتھر کے منظر کی مانند تھی؛ اور تخت کی اس شبیہ پر اوپر ایک انسان کے منظر کی مانند ایک شبیہ تھی۔ اور میں نے کہربا کے رنگ کی مانند، اس کے اندر چاروں طرف آگ کے منظر کی مانند، اس کی کمر کی صورت سے اوپر کی طرف دیکھا؛ اور اس کی کمر کی صورت سے نیچے کی طرف بھی میں نے گویا آگ کا منظر دیکھا، اور اس کے گرداگرد چمک تھی۔ جیسے بارش کے دن بادل میں قوس کا منظر ہوتا ہے، ویسا ہی اس کے گرداگرد اس چمک کا منظر تھا۔ یہ خداوند کے جلال کی شبیہ کے منظر کی مانند تھا۔ اور جب میں نے اسے دیکھا تو میں اپنے منہ کے بل گر پڑا، اور میں نے ایک بولنے والے کی آواز سنی۔ حزقی ایل 1:1-28۔

"حزقی ایل، ماتم زدہ جلاوطن نبی، کلدانیوں کی سرزمین میں، اسرائیل کے قادرِ مطلق خدا پر ایمان کا وہی سبق سکھانے والی ایک رویا سے سرفراز کیا گیا۔ جب وہ دریائے خابور کے کنارے تھے، تو شمال سے ایک بگولا آتا ہوا دکھائی دیا، 'ایک بڑا بادل، اور ایک آگ جو اپنے اندر لپٹی جاتی تھی، اور اس کے گرد ایک درخشندگی تھی، اور اس کے وسط میں سے کہربا کے رنگ کی سی جھلک تھی۔' عجیب ہیئت کے کئی پہیے، جو ایک دوسرے کو کاٹتے ہوئے تھے، چار جاندار مخلوقات کے ذریعے حرکت میں تھے۔ ان سب کے بہت اوپر 'ایک تخت کی شبیہ تھی، جس کی نمود یاقوت کے پتھر کی مانند تھی: اور اس تخت کی شبیہ پر ایک انسان کی سی شبیہ اس کے اوپر تھی۔' اور جہاں تک ان جاندار مخلوقات کی شبیہ کا تعلق ہے، ان کی صورت دہکتے ہوئے آگ کے انگاروں جیسی، اور چراغوں کی نمود جیسی تھی: وہ جاندار مخلوقات کے درمیان اوپر نیچے جاتی تھی؛ اور وہ آگ نہایت روشن تھی، اور اس آگ میں سے بجلی نکلتی تھی۔' اور کروبیوں میں ان کے پروں کے نیچے انسان کے ہاتھ کی سی صورت دکھائی دی۔"

"پہیوں کے اندر پہیے تھے، ایسی نہایت پیچیدہ ترتیب میں کہ پہلی نظر میں حزقی ایل کو وہ سب کچھ گویا سراسر الجھا ہوا دکھائی دیا۔ لیکن جب وہ حرکت کرتے تھے تو نہایت حسین درستی اور کامل ہم آہنگی کے ساتھ حرکت کرتے تھے۔ آسمانی ہستیاں ان پہیوں کو رواں کیے ہوئے تھیں، اور سب سے اوپر، جلالی یاقوتِ کبود کے تخت پر، ازلی و ابدی ذات متمکن تھی؛ اور تخت کے گرداگرد محیط قوس قزح تھی، جو فضل اور محبت کی علامت تھی۔ اس منظر کی ہیبت ناک جلال سے مغلوب ہو کر حزقی ایل اپنے منہ کے بل گر پڑا، جب ایک آواز نے اسے اٹھنے اور خداوند کا کلام سننے کا حکم دیا۔ پھر اسے اسرائیل کے لیے ایک تنبیہی پیغام دیا گیا۔" Testimonies, 751۔

جس سال بادشاہ عزیّاہ فوت ہوا، میں نے خداوند کو ایک تخت پر متمکن دیکھا، جو بلند اور برتر تھا، اور اُس کے جبہ کا دامن ہیکل کو بھرے ہوئے تھا۔ اُس کے اوپر سرافیم کھڑے تھے؛ ہر ایک کے چھ پر تھے: دو سے وہ اپنا منہ ڈھانپتا تھا، دو سے اپنے پاؤں ڈھانپتا تھا، اور دو سے اڑتا تھا۔ اور ایک دوسرے سے پکار کر کہتا تھا: قدوس، قدوس، رب الافواج ہے؛ ساری زمین اُس کے جلال سے معمور ہے۔ اور پکارنے والے کی آواز سے دروازے کی چوکھٹیں جنبش میں آئیں، اور گھر دھوئیں سے بھر گیا۔ تب میں نے کہا، ہائے مجھ پر! کیونکہ میں ہلاک ہوا؛ اس لیے کہ میں ناپاک لبوں والا آدمی ہوں، اور ناپاک لبوں والے لوگوں کے درمیان رہتا ہوں؛ کیونکہ میری آنکھوں نے بادشاہ، یعنی رب الافواج، کو دیکھ لیا ہے۔ تب سرافیم میں سے ایک میرے پاس آڑا آیا، اور اُس کے ہاتھ میں ایک دہکتا ہوا کوئلہ تھا، جسے اُس نے چمٹے سے مذبح پر سے لیا تھا۔ اور اُس نے اسے میرے منہ پر رکھ کر کہا، دیکھ، یہ تیرے لبوں کو چھو گیا ہے؛ پس تیری بدکرداری دور ہو گئی، اور تیرا گناہ کفارہ دیا گیا۔ پھر میں نے خداوند کی آواز سنی، جو فرما رہا تھا، میں کیسے بھیجوں، اور ہماری طرف سے کون جائے گا؟

تب میں نے کہا، میں حاضر ہوں؛ مجھے بھیج۔ یسعیاہ 6:1-8۔

"یہ رؤیا حزقی ایل کو اُس وقت دیا گیا جب اُس کا ذہن تاریک اندیشوں سے معمور تھا۔ اُس نے اپنے باپ دادا کی سرزمین کو ویران پڑا دیکھا۔ وہ شہر جو کبھی لوگوں سے بھرا رہتا تھا، اب غیر آباد تھا۔ اُس کی فصیلوں کے اندر نہ تو شادمانی کی آواز سنائی دیتی تھی اور نہ حمد و ستائش کا نغمہ۔ نبی خود بھی ایک اجنبی سرزمین میں پردیسی تھا، جہاں بے مہار جاہ طلبی اور وحشیانہ سنگ دلی کو کامل غلبہ حاصل تھا۔ انسانی جبر اور ظلم کی جو کچھ وہ باتیں دیکھتا اور سنتا تھا، اُن سے اُس کی جان مضطرب رہتی تھی، اور وہ دن رات تلخ گریہ کرتا تھا۔ لیکن دریائے کبار کے کنارے اُس کے سامنے پیش کیے گئے عجیب و غریب رموز نے ایک ایسی حاکم قدرت کو آشکارا کیا جو زمینی فرمانرواؤں کی قدرت سے کہیں زیادہ قوی تھی۔ اسور اور بابل کے متکبر اور سنگ دل بادشاہوں سے بلندتر، رحمت اور سچائی کا خدا اپنے تخت پر متمکن تھا۔"

"پہلے نما پیچیدگیاں جو نبی کو ایسی الجھن میں مبتلا دکھائی دیتی تھیں، ایک لامحدود ہاتھ کی رہنمائی میں تھیں۔ خدا کی روح، جو اُس پر ان پہیوں کو حرکت دینے اور ان کی راہ نمائی کرنے والی کے طور پر منکشف ہوئی، نے انتشار میں سے ہم آہنگی پیدا کی؛ اسی طرح ساری دنیا اُس کے اختیار میں تھی۔ جلال یافتہ ہستیوں کے بے شمار انبوه اُس کے حکم پر اس کے لیے تیار تھے کہ شریر انسانوں کی قوت اور پالیسی کو مغلوب کر دیں، اور اُس کے وفاداروں کے لیے بھلائی پیدا کریں۔"

"اسی طرح، جب خدا کلیسیا کی آئندہ زمانوں کی تاریخ محبوب یوحنا پر منکشف کرنے والا تھا، تو اُس نے نجات دہندہ کی اپنے لوگوں میں دل چسپی اور نگہداشت کا یقین اُسے یوں دلایا کہ اُس پر 'ایک ابن آدم کے مانند' ظاہر کیا، جو شمعدانوں کے درمیان چلتا پھرتا تھا، اور وہ سات کلیسیاؤں کی علامت تھے۔ جب یوحنا کو کلیسیا کی زمینی قوتوں کے ساتھ آخری عظیم کشمکشیں دکھائی گئیں، تو اُسے وفاداروں کی آخری فتح اور رہائی دیکھنے کی بھی اجازت دی گئی۔ اُس نے دیکھا کہ کلیسیا درندہ اور اُس کی مورت کے ساتھ جان لیوا تصادم میں لا کھڑی کی گئی ہے، اور اُس درندہ کی پرستش موت کی سزا کے تحت لازم کی جا رہی ہے۔ لیکن جنگ کے دھوئیں اور ہنگامے سے آگے نظر کرتے ہوئے، اُس نے برہ کے ساتھ کوہ صیون پر ایک جماعت کو دیکھا، جس کے ماتھوں پر درندہ کے نشان کے بجائے 'پاپ کا نام لکھا ہوا' تھا۔ اور پھر اُس نے 'اُن کو جو درندہ، اور اُس کی مورت، اور اُس کے نشان، اور اُس کے نام کے عدد پر غالب آئے تھے، شیشے کے سمندر پر کھڑے دیکھا، اور خدا کی بربطیں اُن کے ہاتھوں میں تھیں،' اور وہ موسیٰ اور برہ کا گیت گا رہے تھے۔"

"یہ اسباق ہمارے فائدہ کے لیے ہیں۔ ہمیں اپنی ایمان کو خدا پر قائم رکھنا چاہیے، کیونکہ ہمارے بالکل سامنے ایک ایسا وقت ہے جو انسانوں کی جانوں کو آزمائے گا۔ مسیح نے کوہ زیتون پر اُن بیت ناک عدالتوں کا ذکر کیا جو اُس کی دوسری آمد سے پہلے واقع ہونے والی تھیں: 'اور تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہیں سنو گے۔' 'قوم قوم کے خلاف اٹھ کھڑی ہوگی، اور سلطنت سلطنت کے خلاف؛ اور جگہ جگہ کال اور وبائیں اور زلزلے آئیں گے۔ یہ سب مصیبتوں کا آغاز ہے۔' اگرچہ ان پیشین گوئیوں کی جزوی تکمیل یروشلیم کی تباہی کے وقت ہوئی، تاہم ان کا زیادہ براہ راست اطلاق آخری ایام پر ہوتا ہے۔"

"ہم عظیم اور پرہیزگار واقعات کی دہلیز پر کھڑے ہیں۔ نبوت تیزی سے پوری ہو رہی ہے۔ خداوند دروازہ پر ہے۔ بہت جلد ہمارے سامنے ایک ایسا زمانہ کھلنے والا ہے جو تمام زندہ انسانوں کے لیے نہایت ہمہ گیر دلچسپی کا حامل ہوگا۔ ماضی کے نزاعات دوبارہ زندہ کیے جائیں گے؛ نئے نزاعات اٹھ کھڑے ہوں گے۔ وہ مناظر جو ہماری دنیا میں رونما ہونے والے ہیں، ابھی تک خواب و خیال میں بھی نہیں آئے۔ شیطان انسانی وسائط کے ذریعے کام کر رہا ہے۔ جو لوگ آئین میں تبدیلی لانے اور اتوار کی پابندی کو نافذ کرنے والا قانون حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، وہ بہت کم ادراک رکھتے ہیں کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ ایک بحران عین ہمارے سر پر ہے۔"

"لیکن خدا کے خادموں کو اس عظیم ہنگامی حالت میں اپنے آپ پر بھروسا نہیں کرنا چاہیے۔ اُن رویاؤں میں جو یسعیاہ، حزقی ایل، اور یوحنا کو دیے گئے، ہم دیکھتے ہیں کہ آسمان زمین پر وقوع پذیر ہونے والے واقعات کے ساتھ کس قدر گہرا تعلق رکھتا ہے، اور اُن لوگوں کے لیے جو اُس کے وفادار ہیں، خدا کی نگہداشت کس قدر عظیم ہے۔ دنیا کسی حاکم کے بغیر نہیں ہے۔ اُنے والے واقعات کا نقشہ کار خداوند کے ہاتھ میں ہے۔ آسمان کی جلالت اپنے کلیسیا کے معاملات کے ساتھ قوموں کی تقدیر کو بھی اپنی ہی نگرانی میں رکھتی ہے۔"

"ہم اپنے آپ کو خداوند کے کام میں حد سے زیادہ فکر، زحمت، اور پریشانی محسوس کرنے کی اجازت دے دیتے ہیں۔ فانی انسان ذمہ داری کا بوجھ اٹھانے کے لیے تنہا نہیں چھوڑے گئے۔ ہمیں خدا پر بھروسا رکھنا، اُس پر ایمان لانا، اور آگے بڑھتے جانا چاہیے۔ آسمانی قاصدوں کی بے کلانتی بیداری، اور زمین کے باشندوں کے ساتھ تعلق میں اپنی خدمت میں اُن کی بے وقفہ مشغولیت، ہمیں ظاہر کرتی ہے کہ خدا کا ہاتھ پہلے کے اندر پہلے کو راہ دکھا رہا ہے۔ الہی معلم اپنے کام میں ہر عامل سے، جیسا کہ اُس نے قدیم زمانہ میں خورس سے کہا تھا، فرما رہا ہے: 'میں نے تجھے کمر باندھی، اگرچہ تو نے مجھے نہ جانا۔'"

"حزقی ایل کی رویا میں خدا کا ہاتھ کروبیوں کے پروں کے نیچے تھا۔ یہ اپنے خادموں کو یہ سکھانے کے لیے ہے کہ الہی قدرت ہی ہے جو انہیں کامیابی عطا کرتی ہے۔ وہ ان کے ساتھ کام کرے گا اگر وہ بدکاری کو دور کر دیں اور دل و زندگی میں پاک ہو جائیں۔"

"زندہ مخلوقات کے درمیان بجلی کی سی تیزی کے ساتھ گردش کرتی ہوئی درخشاں روشنی اُس سرعت کی نمائندگی کرتی ہے جس کے ساتھ یہ کام آخر کار اپنی تکمیل کی جانب پیش رفت کرے گا۔ وہ جو نہ اونگھتا ہے، اور جو اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے مسلسل کارفرما ہے، اپنے عظیم کام کو کامل ہم آہنگی کے ساتھ آگے بڑھا سکتا ہے۔ جو کچھ محدود ذہنوں کو، جو الجھن اور پیچیدگی میں گرفتار ہیں، الجھا ہوا اور پیچیدہ دکھائی دیتا ہے، اُسے خداوند کا ہاتھ کامل نظم میں برقرار رکھ سکتا ہے۔ وہ شریر آدمیوں کے ارادوں کو ناکام بنانے کے لیے طریقے اور ذرائع پیدا کر سکتا ہے، اور وہ اُن لوگوں کی تدبیروں کو درہم برہم کر دے گا جو اُس کے لوگوں کے خلاف شرارت کی سازشیں کرتے ہیں۔"

"اے بھائیو، اب ماتم اور مایوسی کا وقت نہیں، نہ شک اور بے ایمانی کے آگے ہتھیار ڈال دینے کا وقت ہے۔ مسیح اب یوسف کی نئی قبر میں، جو ایک بڑے پتھر سے بند اور رومی مہر سے مہر بند کی گئی تھی، نجات دہندہ نہیں ہیں؛ ہمارے پاس ایک جی اٹھا نجات دہندہ ہے۔ وہ بادشاہ ہیں، رب الافواج؛ وہ کروبیوں کے درمیان تخت نشین ہیں؛ اور اقوام کے نزاع اور ہنگامہ کے درمیان بھی وہ اب تک اپنی قوم کی نگہبانی کرتے ہیں۔ جو آسمانوں پر حکومت کرتا ہے وہی ہمارا نجات دہندہ ہے۔ وہ ہر آزمائش کو ناپتا ہے۔ وہ بھٹی کی اس آگ پر نگاہ رکھتا ہے جسے ہر جان کو آزمانا ہے۔ جب بادشاہوں کے قلعے منہدم کر دیے جائیں گے، جب خدا کے غضب کے تیر اُس کے دشمنوں کے دلوں کو چیر ڈالیں گے، اُس وقت اُس کی قوم اُس کے ہاتھوں میں محفوظ ہوگی۔" ٹیسٹیمونیز، جلد 5، 752-754۔

حزقی ایل اُن امیدواروں کی نمائندگی کرتا ہے جو ایک لاکھ چوالیس ہزار میں شامل ہونے والے ہیں، اور سطر پر سطر، مقدس میں اُس کا تجربہ یسعیاہ اور یوحنا کے مقدس کے اندر کے تجربہ کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ ہم اب ہیکل کی آزمائش میں ہیں، جو اُن تین آزمائشوں میں سے دوسری ہے جو ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر لگاتی ہیں۔ وہ دور وہ تطہیر ہے جو عہد کے رسول نے ملاکی باب تین کی تکمیل میں انجام دی۔ تین آزمائشوں پر مشتمل تطہیر کا عمل، ملاکی کی آتشیں "بھٹی" ہے "جو ہر جان کو ضرور آزمائے گی۔" جب تیسرا فرشتہ 22 اکتوبر 1844 کو آیا تو عہد کا رسول اچانک اپنی ہیکل میں آیا اور اُس تاریخ کی دانش مند کنواریوں کو نہایت مقدس مقام میں لے گیا، تاکہ اپنے وفاداروں پر مہر لگائے، لیکن اُس تاریخ کی کنواریاں باغی ہو گئیں، اور 1856 تک فیلڈلفیائی ملرائیٹ تحریک لاؤدیکائی ملرائیٹ تحریک میں بدل گئی، اور 1863 میں لاؤدیکائی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا بن گئی۔

تیسرا فرشتہ، جو 22 اکتوبر 1844 کو اچانک آیا تھا، 1863 میں اپنی حضوری واپس لے گیا، اور پھر 11 ستمبر 2001 کو واپس آیا۔ پچیس سال بعد ہیکل کی وہ آزمائش، جس کی تمثیل 22 اکتوبر 1844 سے کی گئی تھی، اب دوبارہ دہرائی جا رہی ہے۔ پچیس، علامتی طور پر دو سو پچاس کا ایک نبوتی عشر ہے، اور دو سو پچاس اُس تاریخ کا ایک نشان ہے جس کی نمائندگی دانی ایل گیارہ کی آیات گیارہ تا پندرہ میں کی گئی ہے۔ دو سو پچاس، اور پچیس، حرقی ایل کے مقدس کے رویا میں ایک پہیہ ہیں۔ پچیس، عہد کے قاصد کے ذریعے انجام دیے جانے والے تطہیر کے کام میں ممل تین مرحلہ وار آزمائشی عمل کی تکمیل میں داناؤں اور شریروں کی جدائی کی ایک علامت ہے۔

متی پچیس میں تین تمثیلیں ہیں، اور ہر تمثیل ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے وقت میں دانشمندوں اور شریروں کی جدائی کی نشاندہی کرتی ہے۔ اس باب میں خدا کے لوگوں کی امید یہ ہے کہ وہ آدھی رات کی پکار کے پیغام کے تیل کی مالک ایک دانشمند کنواری پائی جائے۔ ان کی امید یہ ہے کہ اپنی شخصی آزمائشی مہلت کے دوران انہیں انتظام کے لیے دی گئی خاص صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کی اپنی امانت داری میں وہ ایک وفادار خادم ٹھہرائے جائیں۔ ان کی امید یہ ہے کہ وہ خدا کی چراگاہ کی ایک بھیڑ کے طور پر، اُس کے دینے ہاتھ پر بٹھائی ہوئی، ٹھہرائے جائیں، نہ کہ اُس کے بائیں طرف ایک بکری کے طور پر۔ پچیس ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے وقت میں دانشمندوں اور شریروں کی جدائی کی علامت ہے۔ پچیس حرقی ایل کے پہیوں میں سے ایک ہے۔

ہماری اسیری کے پچیسویں سال، سال کے آغاز میں، مہینے کی دسویں تاریخ کو، شہر کے مارے جانے کے چودھویں سال، عین اسی دن خداوند کا ہاتھ مجھ پر تھا، اور وہ مجھ وہاں لے گیا۔ حرقی ایل 40:1.

اسیری کے پچیسویں سال کی نمائندگی 22 اکتوبر سے ہوتی ہے، اور 22 اکتوبر ایک تدبیری دروازے کے بند ہونے کی نمائندگی کرتا ہے۔ 22 اکتوبر 1844 کو ایک دروازہ کھولا گیا اور ایک دروازہ بند کیا گیا، جب دو جماعتیں ایک دوسرے سے جدا کی گئیں۔

اور فلڈلفیہ کی کلیسیا کے فرشتے کو لکھ؛ یہ باتیں وہ فرماتا ہے جو قدوس ہے، جو برحق ہے، جس کے پاس داؤد کی کنجی ہے، جو کھولتا ہے اور کوئی بند نہیں کرتا؛ اور بند کرتا ہے اور کوئی کھول نہیں سکتا؛ میں تیرے اعمال کو جانتا ہوں: دیکھ، میں نے تیرے سامنے ایک کھلا دروازہ رکھ دیا ہے، اور کوئی اسے بند نہیں کر سکتا؛ کیونکہ تجھ میں تھوڑی سی قوت ہے، اور تو نے میرے کلام کو محفوظ رکھا ہے، اور میرے نام کا انکار نہیں کیا۔ مکاشفہ 3:7، 8.

مسیح فلادلفیہ کے فرشتے سے فرماتا ہے کہ وہ ان کے کام کو جانتا ہے، اور یہ کہ اُس نے فلادلفیہ کی کلیسیا کے سامنے ایک کھلا دروازہ رکھ دیا ہے۔ یہ دروازہ "داؤد کی کنجی" سے کھولا گیا ہے، وہ کنجی جو الیاقیم کے کندھے پر رکھی جاتی ہے۔

اور اُس دن یوں ہوگا کہ میں اپنے خادم الیاقیم بن حلقیہ کو بلاؤں گا: اور میں اُسے تیری پوشاک پہناؤں گا، اور تیری کمر بند سے اُسے مضبوط کروں گا، اور میں تیری حکومت اُس کے ہاتھ میں سونپ دوں گا؛ اور وہ یروشلم کے باشندوں اور یہوداہ کے گھرانے کے لیے باپ ہوگا۔ اور داؤد کے گھرانے کی کنجی میں اُس کے کندھے پر رکھوں گا؛ سو وہ کھولے گا اور کوئی بند نہ کرے گا؛ اور وہ بند کرے گا اور کوئی نہ کھولے گا۔ یسعیاہ 22:22-22.

جس دن الیاقیم کو بلایا جاتا ہے، اُسی دن وہ شریب شینا سے جدا کیا جاتا ہے۔

ربّ الافواج خداوند یوں فرماتا ہے: جا، اس خزانچی کے پاس، یعنی شینہ کے پاس جو محل کا نگران ہے، اور کہہ: تجھے یہاں کیا حاصل ہے؟ اور یہاں تیرا کون ہے کہ تو نے اپنے لیے یہاں ایک قبر کھدوائی ہے، جیسے کوئی اپنے لیے بلندی پر قبر کھودتا ہے، اور اپنے لیے چٹان میں مسکن تراشتا ہے؟ دیکھ، خداوند

تجھ بڑی سختی سے جلاوطنی میں لے جائے گا، اور یقیناً تجھ لپیٹ دے گا۔ وہ یقیناً تجھ زور سے گھما کر اور گیند کی مانند ایک وسیع ملک میں پھینک دے گا؛ وہاں تو مرے گا، اور وہاں تیری شان کے رتھ تیرے آقا کے گھرانے کی رسوائی ہوں گے۔ یسعیاہ 22:15-18۔

دانشمند اور نادان کنواریوں کی وہ علیحدگی، جس نے شبنا اور ایلاقیم کی تمثیل کو پورا کیا، 22 اکتوبر 1844 کو پوری ہوئی، اور یہودیائین کی اسیری کے پچیسویں سال میں بھی پوری ہوئی، جو 22 اکتوبر 573 قبل مسیح تھا۔ حزقی ایل کے باب آٹھ میں ادونت ازم کے اندر شریر، جس کی نمائندگی یروشلم سے کی گئی ہے، پچیس آدمیوں کے ذریعہ ظاہر کیے گئے ہیں جو سورج کو سجدہ کرتے ہیں۔ یروشلم کی ہلاکت سنڈے لا کی نمائندگی کرتی ہے، جو اُس نشانی راہ کی بھی نمائندہ ہے جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کے مہر کیے جانے کے وقت کو ختم کرتی ہے۔ مہر کیے جانے کا وہ وقت 11 ستمبر 2001 کو شروع ہوا، اور یسوع الفا اور اومیگا دونوں ہے، پس 11 ستمبر 2001 بطور آغاز مہر کیے جانا، اختتام کی تمثیل پیش کرتا ہے، یعنی سنڈے لا پر۔

11 ستمبر 2001 کی پیشگی مثال 1888 کے میناپولس کے اجلاسوں میں پائی جاتی ہے، کیونکہ سسٹر وائٹ واضح کرتی ہیں کہ جب 9/11 کے موقع پر نیویارک کی عظیم عمارتیں گر گئیں تو مکاشفہ 18:1-3 پورا ہوا۔ اُس وقت، جیسا کہ 1888 میں بھی، انہوں نے متعین کیا کہ مکاشفہ اٹھارہ کا فرشتہ اپنی جلال سے زمین کو منور کرنے کے لیے نازل ہوا۔ 1888 کی بغاوت کو انہوں نے قورح، داتن اور ابیرام کی بغاوت کے ساتھ ہم رتبہ ٹھہرایا، جن کے ساتھ دو سو پچاس نامور آدمی بھی اپنی ارتداد میں شریک ہوئے تھے۔ قورح اور اُس کے ساتھیوں کی بغاوت میں دو سو پچاس باغی، جو قدیم اسرائیل کی ابتدائی تاریخ میں تھے، قدیم اسرائیل کے اختتامی زمانہ میں اُن پچیس آدمیوں کی پیشگی مثال تھے جو سورج کو سجدہ کر رہے تھے۔

لاودیکیائی ایڈونٹ ازم کے پچیس راہنما، جو اتوار کے قانون کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں، اور دو سو پچاس، 9/11 پر، مہر کرنے کے وقت کو پچیس کی علامت کے ساتھ پیش کرتے ہیں، (جو داناؤں اور شریروں کی جدائی کی علامت ہے) تاکہ مہر کرنے کے وقت کے آغاز اور اختتام کو نشان زد کریں۔ خواہ یہ موسیٰ کے زمانہ کے دو سو پچاس باغی ہوں، یا حزقی ایل باب آٹھ کے پچیس آدمی، یا متی باب پچیس کی جدائی کی تین گواہیاں، یا حزقی ایل چالیس میں اسیری کے پچیسویں سال کا ذکر؛ پچیس کی علامت کے تمام مظاہر ان تین دو سو پچاس سالہ ادوار کے ساتھ ہم آہنگ ہیں جو بالترتیب 207 ق م، 313، اور 2026 میں اپنے اختتام کو پہنچے۔

پچیس، یوں کہیے، پچیس ہی کا ایک محور ہے، جو پچیس کی تمام خطوط کو کمال تک پہنچاتا ہے۔ یہ بادشاہی کی اُن نبوتی کنجیوں میں سے ایک بن جاتا ہے جو پطرس کو دی گئیں، تاکہ آیت چالیس کی مخفی تاریخ میں وضاحت پیدا کرے۔ یہ تین سے زیادہ گواہوں کی شہادت پر بارہا قائم کیا جا چکا ہے کہ دانی ایل گیارہ کی آیات دس سے پندرہ ایک ایسی خط کی نمائندگی کرتی ہیں جو 1989 سے سنڈے لاء تک کی تاریخ کا احاطہ کرتی ہے، اور یہی آیت چالیس کی مخفی تاریخ ہے۔ یہوداہ کے قبیلہ کا شیر اب حزقی ایل کے پہیوں کی مہریں کھول رہا ہے، کیونکہ وہ اس مخفی تاریخ کو آشکار کر رہا ہے جو آخری ایام کے نیم شب کی پکار کے پیغام کو تکمیل تک پہنچائے گی۔

مندرجہ ذیل مضامین میں ہم حزقی ایل کے اُن پہیوں کی نشان دہی جاری رکھیں گے جو آخری ایام میں انسانوں کے پیچیدہ باہمی تعامل کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اس مضمون کے آغاز میں مذکور حزقی ایل باب اول، اور اس کے ساتھ پیش کیا گیا اقتباس Testimonies, volume five سے، ان مضامین میں ہماری پیش رفت کے دوران مسلسل ہمارے لیے نقطہ حوالہ رہیں گے۔ جب ان پہیوں کو اُن کے درست مقام پر، اور نبوی تاریخ کے دوسرے پہیوں کے ساتھ اُن کے درست تقاطعات سمیت پیش کیا جائے گا، تو ہم یہ ظاہر کریں گے کہ وہ تین سو اکانوے سال اور پندرہ دن جنہوں نے 11 اگست 1840 کو پہلے فرشتے

کو قوت بخشی، حزقی ایل کے ہاں بھی تین سو نوے برس کے طور پر نمایاں کیے گئے ہیں، جو یروشلیم کے محاصرہ کے ڈیڑھ برس کے ساتھ مربوط ہیں؛ اور یہ کہ اس نبوی نور کی آمد ایک لاکھ چوالیس ہزار کے جھنڈے کے بلند کیے جانے کی نشان دہی کرتی ہے۔

27 جولائی 1299 سے 1337 تک کا عرصہ مکاشفہ نو کی آیت 10 کے ایک سو پچاس برسوں (پانچ مہینوں) کے آغاز میں اٹھتیس برسوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ وہ ایک سو پچاس برس آیت 15 کے تین سو اکانوے برس اور پندرہ دن کے ساتھ مربوط ہیں۔ پس، ان دو ادوار کا آغاز مل کر نبوت کی ایک ہی لکیر بناتا ہے جو جوسیا لچ کی 1838 اور 1840 کی پیشین گوئی کی تکمیل پر اختتام پذیر ہوئی، اور جس نے میلری تحریک کے ابھرنے اور باختیار ہونے کو نشان زد کیا۔ ایڈونٹ ازم کے آغاز کی وہ تاریخ، اتوار کے قانون سے پیشتر ایک عہد کے طور پر ایک لاکھ چوالیس ہزار کے برپا ہونے کو نشان زد کرتی ہے۔ پس، حزقی ایل کے تین سو نوے برس، اور یروشلیم کے محاصرہ کے ایک اعشاریہ پانچ برس (1.5)، نبوت کی اُس لکیر کے اختتام کو نشان زد کرتے ہیں جو 1299 میں شروع ہوئی تھی۔

اگلے مضمون سے پیشتر ****Testimonies****، جلد پنجم کے اس اقتباس پر غور کرنا مفید ہوگا۔